بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جادو سے علاج

سوال / ایک شخص نے جھاڑ پھونک کا شرعی طریقه استعمال کیا ،جب اس سے کوئی فائدہ نہ حاصل ھوا تو جادو کی طرف متوجه ھوا اسکا کھنا ھے که جب جادو کے عمل سے کسی قسم کا اختلاف نھیں پیدا ھوتا تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نھیں ھے ، اس بارے میں آپ کی کیا رائے ھے؟

جواب / سماحة الشیخ علامه عبد العزیز بن باز-رحمه الله- **کا جواب تھا :**

جادو ایک فعلِ بد اور کفر ہے، اگر کسی مریض کو قرآن پڑھنے سے شفا نہیں ملتی تو ڈاکٹری علاج سے بھی شفا کا حاصل ہونا ضروری نہیں ہے کیونکہ ہر علاج سے فائدہ نہیں ہوتا اور نہ ہی ہر علاج سے مقصد پورا ہوتا ہے، بلکہ کبھی کبھار اللہ تعالیٰ شفاء کو ایک لمبی مدت کے لئے موخر کر دیتا ہے، اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ اسی مرض سے انسان کی موت ہو جاتی ہے، لہذا علاج کیلئے یہ شرط نہیں ہے کہ اس سے مریض شفایاب بھی ہو، اسلئے یہ عذر مقبول نہیں ہے کہ اگر کسی کو قرآن یا شرعی طریقۂ جھاڑ پھونک سے شفا حاصل نہ ہو تو وہ جادو کا عمل کرے بلکہ ہر مکلّف کو اس بات کا حکم ہے کہ شرعی و جائز وسائل استعمال کرے اور ناجائز اسباب سے پرہیز کرے چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

(**ان اللّٰہ لم یجعل شفائکم فیما حرم علیکم**......)

''حرام چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے تمھارے لئے شفاء نہیں رکھی ہے'' (رواہ أبوداود)

واضح رہے کہ تمام معاملات اللہ کے ہاتھ میں ہیں وہ جسے چاہتا ہے شفا دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے موت و مرض کو مقدر کر دیتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿وان یمسسک اللّٰہ بضر فلا کاشف له الا ہو وان یمسسک بخیر فہو علی کلی شیء قدیر﴾

''اور اگر تجھ کو اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کا دور کرنے والا سوا اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں، اور اگر تجھ کو اللہ تعالیٰ کوئی نفع پہنچائے تو وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔'' (الأنعام :۱۷)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وان یمسسک اللّٰہ بضر فلا کاشف له الا ہو وان یردك بخير فلا رآد لفضله يصيب به من يشاء من عباده وہو الغفور الرحیم ﴾

''اور اگر تم کو اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو بجز اس کے اور کوئی اس کو دور کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ تم کو کوئی خیر پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کا کوئی ہٹانے والا نہیں، وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے نچھاور کر دے اور وہ بڑی مغفرت بڑی رحمت والا ہے'' **(یونس:۱۰۷)**

اس لئے مسلمان کو چاہیے کہ صبر و احتساب سے کام لے اللہ تعالیٰ کے جائز کردہ وسائل کا پابند رہے اور جو کچھ اللہ نے حرام قرار دیا ہے اس سے پرہیز کرے، ساتھ ہی ساتھ یہ ایمان رکھنا چاہیئے کہ اللہ کی مقرر کردہ تقدیر بہرحال نافذ ہو کر رہے گی اور اسکے فیصلہ کو کوئی ٹالنے والا نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ انما أمره اذا أراد شيئاً أن يقول له كن فيكون﴾

''وہ جب کبھی کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے اسے اتنا فرما دینا (کافی ہے) کہ ہو جا، وہ اسی وقت ہو جاتی ہے''
(یٰس:۸۲)

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

﴿وما تشاء ون الا أن یشاء اللّٰہ رب العالمين﴾

''اور تم بغیر پروردگار عالم کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے'' **(التکویر:۲۹)**

اِس معنی میں اور بھی بہت سی آیتیں ہیں۔

مجموع فتاویٰ ومقالات ابن باز ۱۱۲/۸

ترجمہ: الشیخ: **أبو كليم مقصود الحسن فيضى**